باب
۷

ذرائع ابلاغ اور سول سوسائٹی
(Media and Civil Society)

تدریسی مقاصد:
اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

۱۔ ذرائع ابلاغ کی تعریف کر سکیں۔
۲۔ آزاد اور غیر جانبدار میڈیا کی ضرورت اور اہمیت کی تشریح کر سکیں۔
۳۔ پاکستان میں جمہوریت کی ترقی اور مضبوطی میں میڈیا کا کردار بیان کر سکیں۔
۴۔ میڈیا پر نظر رکھنے کیلئے حکومتی قوانین کی نشاندہی کر سکیں۔
۵۔ سول سوسائٹی، مفاداتی گروہ اور غیر سرکاری تنظیموں کی تعریف کر سکیں۔
۶۔ جمہوری معاشرہ میں سول سوسائٹی کی ذمہ داریوں کی پہچان کر سکیں۔
۷۔ پاکستان میں غیر سرکاری تنظیموں اور سماجی شعبہ کی مشکلات بیان کر سکیں۔
۸۔ پاکستان میں غیر سرکاری تنظیموں کا معاشرتی اور اقتصادی ترقی میں کردار کا تعین کر سکیں۔
۹۔ شہریوں کی فلاح اور جمہوریت کیلئے سول سوسائٹی تنظیموں، مفاداتی گروہوں اور غیر سیاسی تنظیموں کا کردار بیان کر سکیں۔

NOT FOR SALE

۱۰۔ غیر سرکاری تنظیم اور مفاداتی گروہ میں فرق سمجھ سکیں۔
۱۱۔ رضا کاری کی تعریف کر سکیں۔
۱۲۔ پاکستانی معاشرہ میں رضا کاری کی اہمیت کی وضاحت کے قابل بن جائیں۔

ذرائع ابلاغ (Media)

ذرائع ابلاغ وہ ذرائع ہیں جن کے ذریعہ عوام اور حکومت کے درمیان رابطہ پیدا کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے عوام کو معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات وغیرہ کا اجتماعی نام ذرائع ابلاغ ہے۔ ہر وہ چیز جو معلومات کے تبادلے کیلئے استعمال میں لائی جائے ذرائع ابلاغ کے زمرے میں آتی ہے۔

آزاد میڈیا کی ضرورت اور اہمیت

میڈیا کی آزادی ایک اہم مسئلہ ہے۔ اعتماد سے نہیں کہا جاسکتا کہ پاکستان میں میڈیا مکمل طور پر آزاد ہے۔ میڈیا کی آزادی کی ضرورت اور اہمیت درج ذیل نکات سے واضح کی جاسکتی ہے۔

۱۔ عوامی شعور کا ذریعہ (Source of Consciousness)

میڈیا عوام کے سیاسی وسماجی شعور کو اُجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر ذرائع ابلاغ پر پابندی ہو تو پھر صحیح طریقے سے شعور کی بیداری کا کام نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے لئے سچائی، عزم، آزادی اور ذمہ داری کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب میڈیا کو پابند بنایا جائے تو پھر حقیقی تربیت ممکن نہیں ہوتی۔

۲۔ جمہوریت کی بنیاد (Base of Democracy)

بہترین، پائیدار، مفید اور مستحکم جمہوریت کیلئے میڈیا کا کردار اہمیت کا حامل ہے۔ یہ شہریوں کی سیاسی تربیت کرتا ہے، انہیں جمہوری نظام کی کامیابی کیلئے فعال بناتا ہے، جمہوریت میں عوامی شرکت کو یقینی بنایا جاتا ہے، ووٹ کی اہمیت کا احساس دلایا جاتا ہے، سیاسی جماعتوں اور قائدین کو اپنا موقف پیش کرنے کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں، مثبت تنقید کی جاتی ہے۔ یہ عوام اور حکومت کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

NOT FOR SALE

۳۔ حکومت کی نگرانی (Check on Government)

ذرائع ابلاغ حکومت اور عوام کے درمیان رابطہ پیدا کرتے ہیں۔ایک طرف یہ حکومت کے پروگرام اور کامیابیوں سے عوام کو باخبر رکھتے ہیں جبکہ دوسری طرف میڈیا حکومت کی منفی سرگرمیوں پر نظر رکھتا ہے۔یہ عوام کو مواقع فراہم کرتا ہے کہ حکومت پر مثبت تنقید کرے اور اچھی سرگرمیوں پر داد دے۔آج کل تو میڈیا کو حکومت کا چوتھا جز کہا جاتا ہے۔یعنی یہ حکومت کی عمارت کا چوتھا ستون ہے۔

۴۔ عوامی مسائل تک رسائی (Access to People's Problems)

میڈیا دوطرفہ کردارادا کرتا ہے۔ایک طرف حکومت کے پروگرام اور ترجیحات عوام تک پہنچائے جاتے ہیں جبکہ دوسری طرف عوام کی رائے ،آواز اور تنقید حکومت تک پہنچائی جاتی ہے۔عوامی مسائل کو حکومت تک پہنچانے کیلئے میڈیا سب سے موثر ذریعہ ہے۔اس کے ذریعہ عوام اپنی تجاویز، مطالبات ،مسائل ،ضروریات اور رجحانات وغیرہ حکومت تک پہنچاتے ہیں۔

۵۔ صحیح معلومات و اطلاعات کی فراہمی کا ذریعہ

(Source of Providing Correct Information)

ذرائع ابلاغ عوام تک صحیح معلومات اور اطلاعات فراہم کرنے کا تیز ترین ذریعہ ہیں۔معلومات کی حصول کیلئے عوام میڈیا پر انحصار کرتے ہیں۔یہ تب ممکن ہے جب میڈیا کو آزادی حاصل ہو۔پابند میڈیا کبھی بھی صحیح معلومات فراہم نہیں کرسکتا۔اگر میڈیا پر پابندیاں ہوں تو پھر عوام میں مایوسی پھیلتی ہے۔

پاکستان میں جمہوریت کی ترقی اور مضبوطی میں میڈیا کا کردار

(Role of Media in Development and Strenthening Democracy in Pakistan)

جمہوری نظام وہ طرز حکومت ہے جس میں کسی ریاست کے شہری بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر حکمرانی میں

NOT FOR SALE

شریک ہوتے ہیں۔اس نظام میں نمائندوں اور عوام کے درمیان مسلسل اور مستقل رابطہ لازمی ہوتا ہے۔جمہوریت ایک نازک اور حساس سیاسی نظام ہے اور اس نظام کی کامیابی کیلئے چند لوازمات ہیں جن میں سب سے اہم ایک آزاد اور بااختیار میڈیا ہے۔اگر آزاد اور بااختیار میڈیا نہ ہو تو جمہوریت کی کامیابی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ جمہوریت کا انحصار میڈیا کے مثبت اور تخلیقی کردار پر ہوتا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

۱۔ بیداری پیدا کرنا (Awareness)

میڈیا عوام میں سیاسی شعور اور جمہوری سوچ پیدا کرتا ہے۔خبروں، مذاکروں، ڈراموں، تقریروں، انٹرویو اور بیانات وغیرہ کے ذریعے عوام سیاسی بیداری حاصل کرتے ہیں۔پاکستان میں سرکاری میڈیا ہمیشہ پابندی کا شکار رہا ہے۔میڈیا ہمیشہ حکمرانوں کے تابع رہا ہے۔اگر ایک دن کے ریڈیو اور ٹی وی پروگراموں کا تجزیہ کیا جائے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ میڈیا مکمل آزاد نہیں۔عوام اس قابل نہیں ہوتے کہ وہ کسی حکومت کی کارکردگی کا تنقیدی جائزہ لے سکیں جب تک اُن کو غیر جانبدار اور آزاد معلومات میسر نہ ہوں۔یہی وجہ ہے کہ ہم پاکستان میں معیاری جمہوریت قائم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے تو وہ الیکٹرانک میڈیا کی نسبت قدرے آزاد ہیں۔ہم اخبارات میں حکومت مخالف کالم، بیانات اور اداریے پڑھ سکتے ہیں لیکن پھر بھی حکومت کا پلڑا بھاری رہتا ہے۔پریس سیاسی شعور اُجاگر کرنے میں نسبتاً زیادہ کردار ادا کررہا ہے۔

جہاں تک غیر سرکاری میڈیا کا تعلق ہے تو اُن کا کردار بڑی حد تک حوصلہ افزاء ہے۔وہاں دیکھنے کو بہت کچھ اور معیاری انداز میں ملتا ہے۔اسلئے عوام کا رُجحان یا تو بین الاقوامی میڈیا کی طرف ہے یا پھر غیر سرکاری میڈیا کی طرف۔

۲۔ سیاسی نظام میں کردار (Role in Political System)

سیاسی نظام میں میڈیا ایک اہم پُرزے کی مانند ہے۔یہ ایک بہترین سیاسی ثقافت کو جنم دیتا ہے۔اس طرح سماجی وسیاسی شعور کو یقینی بنایا جاتا ہے۔یہ مفادات سازی میں حصہ لیتا ہے۔یہ سیاسی روابط اور سیاست میں

NOT FOR SALE

شہ[illegible] میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ یہ عوامی مطالبات کو مقننہ اور عاملہ کے سامنے پیش کرتا ہے۔

۳۔ اقتصادی ترقی میں کردار (Role in Economic Development)

میڈیا امن وامان کے قیام میں مددگار ہوتا ہے؛ یہ رواداری اور برداشت کو فروغ دیتا ہے؛ یہ لوگوں میں شعور [illegible] تعلیم میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے؛ یہ ٹیکس کلچر کو فروغ دیتا ہے اور احساسِ مدنیت بھی [illegible] نتیجے میں سیاسی ترقی ہوتی ہے۔ جب سیاسی ترقی ہو رہی ہو تو ساتھ ساتھ اقتصادی ترقی [illegible] ہوتی ہے۔ دونوں کا ایک دوسرے پر انحصار ہے۔ ہم سیاسی طور پر ترقی پذیر ہیں اسلئے ہم اقتصادی [illegible] ترقی پذیر ہیں۔

تنقیدی جائزے کے باوجود پاکستان میں میڈیا دیگر ترقی پذیر ممالک کی نسبت جمہوریت کی کامیابی، استحکام اور پائیداری میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ میڈیا اپنے کئی پروگراموں کے ذریعے عوام میں احساسِ ذمہ داری پیدا کر رہا ہے اور ان کے کئی اجتماعی مسائل کی نشاندہی کر رہا ہے۔ میڈیا عوام کو مقننہ، عاملہ اور عدلیہ کی سرگرمیوں سے باخبر رکھتا ہے۔ اس طرح لوگ اس قابل بھی بنتے ہیں کہ جائزہ، موازنہ اور تجزیہ کے ذریعے اپنا ایک نکتہ نظر ترتیب دے سکیں۔

۴۔ بیرونی دُنیا کے اثرات (Effects of the External World)

بدقسمتی سے میڈیا پر بیرونی دُنیا کے اثرات زیادہ ہیں۔ اس طرح ہم ایک ثقافتی یلغار کی زد میں ہیں۔ میڈیا کا ان موضوعات کی طرف جھکنے کا نتیجہ یہ ہے کہ میڈیا کی توجہ جمہوری اقدار کی مضبوطی سے ہٹ گئی ہے۔ اس طرح جمہوری ادارے مستحکم نہیں ہو رہے۔

۵۔ عدمِ وفاقیت (Lack of Federalism)

پاکستان ایک وفاقی جمہوری ملک ہے۔ میڈیا کا کام وفاقیت کو سہارا دینا اور اسے مضبوط کرنا ہوتا ہے۔ میڈیا کے غیر متوازن کردار کی وجہ سے صوبوں کے درمیان تضادات کو فروغ ملتا ہے۔ ایسے حالات میں

NOT FOR SALE

جمہوریت کی کامیابی کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں میڈیا کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ میڈیا ہی کے منفی کردار کی وجہ سے مشرقی پاکستانیوں کی محرومیت میں مزید اضافہ ہوا۔ جب یکجہتی داؤ پر لگے تو جمہوریت کہاں سے کامیاب ہوگی۔

۶۔ موجودہ کردار (Present Role)

پاکستان میں ججوں کی بحالی کی تحریک اور نجی چینلوں کے قیام کی وجہ سے میڈیا کو آزادی نصیب ہوئی ہے۔ کئی اخبارات کام کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے اب میڈیا بے باکی سے غیر قانونی سرگرمیوں، سماجی، ثقافتی، مذہبی بُرائیوں اور معاشی ناانصافیوں سے پردہ اُٹھاتا ہے۔ لوگ دلچسپی کے ساتھ مختلف چینلز دیکھتے ہیں اور اُن کی سیاسی تربیت ہوتی ہے۔ عوام کو اپنے حقوق اور فرائض کا احساس ہو رہا ہے۔ وہ سیاسی جماعتوں کے کردار کا تنقیدی جائزہ لیتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کی ترقی نے دُنیا بھر کے ریڈیو اور ٹی وی چینلز کو ہماری دہلیز تک پہنچا دیا ہے۔ اس طرح میڈیا کے مثبت کردار سے جمہوری نظام کیلئے میدان ہموار ہو رہا ہے۔

میڈیا پر نظر رکھنے کیلئے حکومتی قوانین
(Laws of Government to Control Media)

پاکستان میں میڈیا پر نظر رکھنے کیلئے کئی قوانین رائج ہیں۔ اس قسم کے اہم قوانین کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

ا۔ پریس کونسل پاکستان حکم نامہ۔۲۰۰۲ء
(Press Council of Pakistan Ordinance-2002)

یہ قانون میڈیا کیلئے ایک ضابطہِ اخلاق پر مبنی ہے جس سے صحت مند اور ذمہ دار صحافت کے رُجحانات کو فروغ حاصل ہوگا۔ اس سے میڈیا کی آزادی کو یقینی بنایا جائے گا۔ ایک اِنکوائری کمیشن مقرر کیا جائے گا جو ایسے صحافیوں اور اخبارات کے خلاف شکایات پر کاروائی کرے گا جو اِس اخلاقی ضابطے کی خلاف ورزی کریں

گے۔ پریس کونسل میں سترہ اراکین ہونگے جن میں سے کونسل کے صدر کی نامزدگی صدر پاکستان کریگا۔صدر یا تو ہائی کورٹ کا ریٹائرجج ہوگا یا سپریم کورٹ کے جج بننے کے اہلیت رکھتا ہوگا۔کونسل میں اخبارات کی نمائندہ تنظیموں سے چار ارکان لئے جائیں گے۔دو صحافی نمائندے ہونگے۔قومی اسمبلی میں قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف ایک رکن کو نامزد کریں گے۔ایک ایک رکن کی نامزدگی خواتین کی حیثیت کی قومی کمیشن، پاکستان بار کونسل، پاکستان صنعت وتجارت کی چیمبر اور کم ازکم معروف دس سال پرانے انسانی حقوق کی تنظیموں کی طرف سے کیا جائے گا۔ کونسل کی ذمہ داری ہوگی کہ:

ا۔ کونسل ضابطہ اخلاق کے نفاذ کی نگرانی کرے گی۔

ب۔ شکایت ملنے پر کونسل ایک کمیشن مقرر کرے گا تا کہ حقائق معلوم کئے جاسکیں۔

ج۔ یہ دیکھنا کہ کوئی سیاسی جماعت، تنظیم، فرد یا حکومت پریس کی آزادی پر اثر انداز تو نہیں ہورہی بھی کونسل کے دائرہ اختیار میں شامل ہے۔

۲۔ پریس، اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کی رجسٹریشن کا قانون۔2002ء:

(Press, Newspapers and News Agencies Registration Law-2002)

اس قانون کا مقصد پریس کی آزادی کو یقینی بنانا ہے۔یہ اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کیلئے پیشہ ورانہ معیار مقرر کرتا ہے اور اِسے عوامی اِحساسات، خوف اور مسائل کے سامنے جواب دہ بناتا ہے۔یہ قانون اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کو اپنی آزادی یقینی بنانے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔یہ قانون کسی نئے شائع ہونے والے مواد کی اجازت کے طریقہ کار کو نرم کر رہا ہے۔بہت آسانی سے خبر رساں ایجنسیاں قائم کی جاسکتی ہیں۔ میڈیا پر نظر رکھنے والے اِداروں اور حکام کے اِختیارات میں کمی کی جارہی ہے۔اب ذرائع ابلاغ خود توازن اور پڑتال کے نظام کے ذریعے اپنے آپ پر ایک ضابطہ اخلاق کے تحت نظر رکھے گا۔
اس قانون کے تحت اخبارات کو خلاف ورزی پر معمولی اور علامتی جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔حکومت اشاعت کو

NOT FOR SALE

روکنے کی بجائے غیر ذمہ دار خبروں کی اشاعت پر وارننگ دے سکے گی۔

۳۔ پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (PEMRA)2002ء:

(Pakistan Electronic Media Regulatory Authority.PEMRA-2002)

یکم مارچ2002ء کو حکومت نے پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی کے قیام کا حکم نامہ جاری کیا۔اس اِدارے کا مقصد الیکٹرانک میڈیا کو مضبوط کرنا ہے۔اپریل2002ء تک یہ اِدارہ اپنے قواعد و ضوابط تیار کرتا رہا۔اِس کا مقصد معلومات، تعلیم اور تفریح کے معیار کو بڑھانا اور عوام کو اچھے اور پسندیدہ پروگرام دیکھنے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔اس کے ذریعے عوام کی میڈیا تک رسائی آسان ہوجائے گی۔اِس اتھارٹی کا صدر دفتر اِسلام آباد میں ہوگا اور اِدارہ اپنے ماتحت دفاتر کہیں بھی کھول سکتا ہے۔اتھارٹی بین الاقوامی، قومی، صوبائی اور علاقائی یا مقامی معیار کی نشریات کیلئے الیکٹرانک مراکز کھولنے کے لائسنس فراہم کرے گی اور اِن لائسنسوں کو ختم بھی کرسکے گی۔اتھارٹی لائسنس کے حصول کیلئے درخواستوں پر کاروائی سو دن کے اندر کرے گی۔حکومت اتھارٹی کو ضروری ہدایات جاری کرسکتی ہے۔اِس اتھارٹی کے نو ارکان اور ایک چیئر مین ہوگا۔اِن کا تقرر صدر پاکستان کرے گا۔لائسنسوں کی فراہمی میں میرٹ کا خیال رکھا جائے گا اور کسی قسم کی اِجارہ داری قائم نہیں ہونے دے گی۔کسی بھی غیر ملکی کو لائسنس فراہم نہیں کیا جائے گا۔اتھارٹی کسی ایسی خبر یا پروگرام پر تحریری پابندی لگاسکتی ہے جو عوام میں نفرت کا باعث بنے یا پھر امن وامان کی صورتِ حال خراب کرے یا قومی سلامتی کو نقصان پہنچائے۔
دستور۱۹۷۳ء کی دفعہ۱۹ کے مطابق ہر شہری کو اِظہار رائے اور تقریر کی آزادی حاصل ہے اور پریس بھی آزاد ہوگا۔تاہم اس حق پر اِسلام کی شریعت اور سلامتی، سلامتی ودفاع پاکستان، دوسرے ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات، عوامی امن، اخلاقیات، اشتعال انگیزی دلانے پر قابو اور توہین عدالت کی خلاف ورزی کے نام پر مناسب قانونی پابندی لگائی جاسکتی ہے۔

NOT FOR SALE

پاکستانی قوانین کے مطابق سرکاری افسران بغیر اجازت کے میڈیا کو اطلاعات یا معلومات فراہم نہیں کرسکتے۔ صحافیوں کو وزراء یا سیکرٹری معلومات فراہم کرسکتا ہے۔ حکومت کو اختیار ہے کہ ایسے اخبارات ورسائل وغیرہ کی اشاعت روکے جس میں تعصب پرمبنی مواد شامل ہو۔ اس طرح حکومت نے میڈیا پر کنٹرول کیلئے ایک اور قانون یعنی پریس اینڈ پبلیکیشن ریگولیٹری اتھارٹی (Press and Publication Regulatory Authority-PAPRA) جاری کیا ہے۔ یادرہے پینل کوڈ کے مطابق میڈیا کی ایسی سرگرمیوں پر سزا دی جاسکتی ہے جو قومی سلامتی اور عوامی امن، تعصب پیدا کرنے اور دیگر ممالک کے ساتھ پاکستان کے دوستانہ تعلقات استوار کرنے وغیرہ کیلئے خطرناک ہوں۔ چاہے یہ سرگرمیاں پاکستان کے اندر یا باہر اداء ہوں پاکستان میں فوجی حکومتوں کے ادوار میں میڈیا پر سخت پابندیاں عائد کی گئیں۔ حکومت مخالف صحافیوں کو میڈیا قوانین کی بنیاد پر سزائیں دی گئیں کئی میڈیا تنظیموں پر پابندیاں لگائی گئیں۔ حکومت پاکستان میڈیا پر کنٹرول اور نظر رکھنے کیلئے روزِ اول سے کام کرتی رہی ہے۔

۱۔ پاکستان میں میڈیا پر کنٹرول روزِ اول سے رہا ہے لیکن اس کا عملی مظاہرہ ایوب خان کے دور میں نظر آیا ایوب خان کے دستور ۱۹۶۲ء میں اگرچہ اظہار رائے کی آزادی تھی لیکن ۱۹۶۳ء میں پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس (PPO) کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔ یہ میڈیا کی آزادی، اظہار رائے کی آزادی اور میڈیا کی ترقی کیلئے ایک کالا قانون تھا۔ پاکستان میں وزارت اطلاعات ونشریات پریس ایڈوائس کے ذریعے میڈیا پر کڑی نظر رکھتا تھا۔ ایسے اخبارات ورسائل کو حکومت کے کنٹرول میں لیا گیا جو آزادی صحافت کیلئے مشہور تھے۔ حکومت کی گرفت مضبوط کرنے کیلئے ۱۹۶۴ء میں نیشنل پریس ٹرسٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اسی حکومت نے ۱۹۶۰ء میں مغربی پاکستان پبلک آرڈر کا حکم نامہ جاری کیا تھا جس میں بعد میں کئی تبدیلیاں کی گئیں اس کے ذریعے میڈیا پر شدید پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ اس کی ایک اہم دفعہ یہ تھی کہ عوامی آرڈر کو برقرار رکھنے کیلئے افراد اور اشاعت کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ اس قانون سے جنرل مشرف کے دور تک کی حکومتیں مستفید ہوتی رہیں۔

NOT FOR SALE

۲۔ پاکستان کے جمہوری دور 1972-1977 میں پاکستان کی واحد نجی میڈیا تنظیم یعنی پاکستان پریس انٹرنیشنل (PPI) کو بھی سرکاری سرپرستی میں لے گیا تھا۔

۳۔ جنرل ضیاء کے دور میں پریس ایڈوائس سسٹم متعارف کیا گیا جس میں کہا گیا کہ اس ضابطے کی خلاف ورزی پر سزا دی جائے گی جو دس سال تک ہوسکتی ہے اور پچیس تک کوڑے بھی مارے جاسکتے ہیں۔ یہاں تک کہ خفیہ ایجنسیوں کے اہلکاروں کو نیوز رومز اور پریس یونین میں داخل ہونے کی بھی اجازت دی گئی۔ تاہم اس دور میں PPI کو دوبارہ بحال کیا گیا۔

۴۔ پاکستان میں میڈیا پر نظر رکھنے کیلئے ۱۹۸۸ء میں رجسٹریشن آف پرنٹنگ پریس اینڈ پبلیکیشن کا حکم نامہ جاری کیا گیا۔ اس قانون میں کسی چیز کی اشاعت سے پہلے ضلعی مجسٹریٹ کی مداخلت کو لازمی قرار دیا گیا اور اس طرح میڈیا پر حکومت کا کنٹرول قائم کیا گیا۔ ۱۹۹۷ء میں اس قانون کو دوبارہ ایک حکم نامے کی شکل میں جاری کیا گیا اگرچہ سپریم کورٹ نے ایسا حکم نامہ جاری کرنا غیر آئینی قرار دیا تھا۔ پاکستان کے پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس (Press and Publication Ordinance-1997) کے مطابق پرنٹنگ پریس اور اخبارات کیلئے لازمی ہے کہ لائسنس حاصل کرنے کیلئے حکومت کے ساتھ رجسٹرڈ ہوں۔

۵۔ جنرل مشرف کے دور میں میڈیا پر قابو پانے کیلئے کئی قوانین منظور کیے گئے۔

سول سوسائٹی (Civil Society)

سول سوسائٹی دراصل ان تمام شہری اور معاشرتی رضاکار اداروں کا مجموعہ ہے جو کسی پائیدار اور فعال معاشرہ کیلئے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ ان معاشروں میں طاقت کے استعمال کیلئے کوئی جگہ یا گنجائش نہیں ہوتی۔ ایک قانونی ریاست اور سول سوسائٹی کا تصور آپس میں ملا جلا ہے۔ 1990ء کی دہائی میں عالمی سطح پر غیر سرکاری تنظیموں اور نئی سماجی تحاریک کی تشکیل نے سول سوسائٹی کا تصور مزید واضح کر دیا۔ ریاست اور سول سوسائٹی میں فرق ہے۔ آج سول سوسائٹی کیلئے ریاست کے وجود کو [illegible] سمجھا جاتا ہے۔ جمہوری [illegible] کیلئے سول سوسائٹی کی سیاسی وغیر سیاسی تنظیمیں

رضا کار اُصولوں پر کام کر رہے ہیں۔ یہ ادارے مذہبی، تعلیمی، طبی، زرعی، مالیاتی اور رہائشی وغیرہ جیسے میدانوں میں مصروفِ عمل ہیں۔ اِن سب کا مجموعہ سول سوسائٹی کہلاتا ہے۔

جمہوری معاشرہ میں سول سوسائٹی کے فرائض
(Duties of Civil Society in a Democratic Society)

سول سوسائٹی مختلف طریقوں سے عوامی خدمت میں مصروف ہے:

۱۔ سول سوسائٹی مختلف میدانوں میں لوگوں کو تربیت دیتی ہے۔ مثال کے طور پر مسائل کی نشاندہی کیسے کی جاتی ہے۔ دستکاریوں کی تربیت وغیرہ۔

۲۔ عوامی بیداری کیلئے مختلف ورکشاپ، اجتماعات، پرامن جلوس وغیرہ نکالے جاتے ہیں۔ میڈیا کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔

۳۔ عوامی شعور اُجاگر کرنے کیلئے اِشتہاری طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔

۴۔ چھوٹے قرضے فراہم کیے جاتے ہیں۔

۵۔ مفت علاج کیلئے کیمپ لگائے جاتے ہیں اور مفت ادویات دی جاتی ہیں۔

۶۔ عوامی شرکت کے ساتھ ترقیاتی منصوبے شروع کیے جاتے ہیں اور پھر کوشش کی جاتی ہے کہ یہ منصوبے پائیدار اور دیرپا ہوں۔

۷۔ مفت تعلیم، تعلیمِ نسواں، یتیموں کی تعلیم اور فنی تعلیم پر توجہ دی جاتی ہے۔

۸۔ خواتین کو بااختیار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اُن کی ہر قسم کی مدد کی جاتی ہے۔

۹۔ بوڑھوں اور بچوں کے حقوق کے حوالے سے کام کیا جاتا ہے۔

۱۰۔ کمزور، مظلوم، غریب اور کچلے ہوئے طبقات کو قانونی امداد فراہم کی جاتی ہے۔

NOT FOR SALE

۱۱۔ قانون ساز اداروں تک رسائی حاصل کی جاتی ہے تاکہ ضروری قانون سازی کی جا سکے۔

۱۲۔ انسانی حقوق کے تحفظ کیلئے مختلف اقدامات کیے جاتے ہیں۔

۱۳۔ معذوروں، بیواؤں، یتیموں اور پاگلوں کیلئے ادارے کھولے جاتے ہیں۔

غیر سرکاری تنظیمیں
(Non-Governmental Organizations - NGOs)

ہر کام کی تکمیل اور ہر مسئلہ کا حل حکومت کے بس میں نہیں ہوتا۔ افراد کے تعاون کے بغیر دُنیا کی کوئی حکومت کام نہیں کر سکتی۔ کئی اجتماعی مسائل کے حل کیلئے افراد مل کر تنظیمیں بناتے ہیں جنہیں غیر سرکاری تنظیمیں کہا جاتا ہے۔ ایک گاؤں یا شہر میں لوگ مل کر اجتماعی نوعیت کے مسائل کے حل کیلئے انجمنیں بناتے ہیں جسکے اپنے عہدے دار ہوتے ہیں اور جس کے ارکان اور عہدے دار عموماً رضا کار یا غیر تنخواہ دار ہوتے ہیں۔ دیہاتی زندگی میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ گاؤں کے بزرگ جرگے بناتے ہیں جو مقامی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شہروں اور قصبوں میں مختلف انجمنیں ہوتی ہیں مثال کے طور پر انجمن نوجوانان، فلاحی تنظیم، یوتھ ویلفیئر آرگنائزیشن اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن وغیرہ۔ علاقائی یا ملکی سطح پر بھی تنظیمیں ہوتی ہیں مثلاً ایدھی ویلفیئر آرگنائزیشن، الخدمت فاؤنڈیشن، فلاح انسانیت فاؤنڈیشن وغیرہ۔ اِس طرح عالمی سطح پر بھی تنظیمیں ہوتی ہیں یعنی مسلم ایڈ، اسلامک ریلیف، ہلپنگ ہینڈ اور گرین پیس (Green Peace) وغیرہ شامل ہیں۔

ان انجمنوں کے اپنے منشور یا چارٹر ہوتے ہیں اور ان کے اپنے دستور ہوتے ہیں۔ یہ ادارے قانون کے مطابق کام کرتے ہیں یعنی ان کو حکومت سے منظوری لینی پڑتی ہے اور ان کی قانون کے مطابق رجسٹریشن کی جاتی ہے۔ یہ تنظیمیں مختلف میدانوں میں مختلف طریقوں سے مصروفِ عمل ہوتی ہیں یعنی:

NOT FOR SALE

۱۔ انسانی حقوق کے تحفظ کیلئے کام کرنا۔

۲۔ خواتین کے حقوق کی حفاظت اور عوامی آگہی کیلئے مصروف رہنا۔

۳۔ بچوں کے حقوق کیلئے کام کرنا۔

۴۔ ماحول کی حفاظت اور آلودگی کے حوالے سے شعور کی آگہی۔

۵۔ مختلف میدانوں میں شعور اور بیداری کیلئے کام کرنا۔

۶۔ وکالت کرنا۔

۷۔ قیدیوں، معذوروں، بیواؤں، یتیموں، پاگلوں اور مہاجرین کیلئے کام کرنا۔

۸۔ سماجی مسائل کی نشاندہی اور حل کیلئے کوشش کرنا۔

۹۔ پائیدار ترقی کیلئے کام کرنا۔ غربت کے خاتمے اور روزگار کی فراہمی کیلئے مفت تربیت دینا اور قرضے یا مالی امداد فراہم کرنا۔

پاکستان میں غیر سرکاری تنظیموں کو درپیش مشکلات
(Challenges Faced by NGOs in Pakistan)

یہ ادارے انسانی معاشرہ کی خوشحالی اور پائیدار ترقی کیلئے فعال کردار ادا کرتے ہیں لیکن بدقسمتی سے ان اداروں سے جذبہ، خدمت، رضاکارانہ سرگرمی اور جوش ختم ہوتا جارہا ہے۔ پاکستانی معاشرہ میں غیر سرکاری تنظیموں کو کئی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کی اہم وجوہات یہ ہیں:

۱۔ عالمی امدادی اداروں نے براہ راست ان تنظیموں کے ساتھ تعلقات استوار کیے اور انہیں مالی سہارا دینا شروع کردیا ہے۔ ان اداروں کو اپنے عالمی مقاصد کیلئے استعمال کرنا شروع کردیا گیا ہے۔ حساس لوگوں کی اس پر نظر ہے۔

۲۔ ترقی اور خوشحالی کی آڑ میں ان اداروں نے مقامی ثقافتوں، سماجی اور مذہبی اقدار کو اپنا نشانہ بنانا شروع کردیا ہے جس کی وجہ سے یہ ادارے شدید تنقید کی زد میں آگئے ہیں۔

NOT FOR SALE

۳۔ بعض مفاد پرست عناصر خدمت کے نام پر تنظیم بنا کر دولت جمع کر رہے ہیں جسکی وجہ سے یہ ادارے غیر فعال ہوگئے ہیں۔ یہ ادارے برائے نام سیمینارز، ورکشاپ اور اجلاس منعقد کرکے عالمی اداروں سے پیسہ وصول کرتے ہیں۔ عوام ایسے لوگوں کی سماجی حیثیت سے بخوبی واقف ہوتے ہیں اور ان کی غیر سرکاری تنظیموں میں شرکت سے اُن کے مالی فوائد لوگوں کی نظر میں ہوتے ہیں۔

۴۔ ان تنظیموں پر حکومت کی گرفت ڈھیلی ہوتی جارہی ہے جس کی وجہ سے اکثر تنظیمیں خود سر ہوتی جارہی ہیں۔ عوام ان کی اس روش کو پسند نہیں کرتے؛

۵۔ ان اداروں کے رضاکاروں کو اعتماد میں لینے اور عالمی ایجنڈہ کی تکمیل کیلئے اعتماد میں لیا جارہا ہے۔ اس مقصد کیلئے ایسے لوگوں کو مختلف بہانوں اور ناموں سے بڑے بڑے مالی فائدے دیئے جارہے ہیں اور انہیں پرتعیش مقامات پر تربیتیں دی جارہی ہیں۔ عوام ایسی سرگرمیوں سے بے خبر نہیں۔

۶۔ اکثر تنظیموں پر بے حیائی اور عریانی پھیلانے کے الزامات بھی ہیں اور اس طرح یہ ادارے عوامی حمایت اور اعتماد سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔

۷۔ اکثر لوگ حکومتی حلقوں میں اثر ورسوخ پیدا کرنے کیلئے ایسی تنظیموں کا سہارا لیتے ہیں۔

۸۔ پاکستان میں کئی غیر سرکاری تنظیموں کی سرگرمیاں مذہبی اداروں کی تنقید کی زد میں ہیں کیونکہ یہ ادارے اکثر مذہبی طور پر لادینی معاشروں کے قیام کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

۹۔ ان تنظیموں کو سخت قدامت وروایت پسندی کی مخالفت کا سامنا ہے۔

حقیقت میں عوام اداراتی سرگرمیوں کے خاموش تماشائی نہیں ہوتے اور وہ ہر اچھی اور بُری چیز کو خوب سمجھتے ہیں۔ کسی نے شاید ایدھی ویلفیئر آرگنائزیشن یا انصار برنی ٹرسٹ کی مخالفت نہیں کی ہوگی لیکن ایسے اداروں کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے جو خدمت کے نام پر پیسہ کماتے ہیں اور عالمی اداروں کے اشارے پر مقامی ثقافت اور مذہبی اقدار کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت ان اداروں پر کڑی نظر رکھے۔ اچھی تنظیموں کی حوصلہ افزائی کرے اور خراب تنظیموں کو سزائیں دے۔ عالمی اداروں کی ان تنظیموں تک براہ راست رسائی کو

NOT FOR SALE

روکا جائے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اللہ کی رضا کیلئے دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے نکل آئیں تو پھر غیر سرکار تنظیموں کے ذریعے خدمت کرنا بہترین ثواب ہے۔

پاکستان میں سماجی اور اقتصادی ترقی میں غیر سرکاری تنظیموں کا کردار
(Efficiency of NGOs in Social and Economic Uplift of Pakistan)

پاکستان کی سماجی اور معاشی ترقی میں غیر سرکاری تنظیموں کا اہم کردار رہا ہے۔یہ تنظیمیں عوام کو اپنے حقوق سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے مختلف سرگرمیاں سرانجام دے رہی ہیں۔خواتین، بچوں اور معذوروں کے حقوق کو اولیت دی جارہی ہے۔معاشرہ میں موجود خرابیوں یعنی منشیات کا کاروبار اور اسکے استعمال کنندہ گان، جبری مشقت، غلامی، ماحولیاتی آلودگی، جہالت اور انتہاپسندانہ سوچ وغیرہ کے خلاف ان غیر سرکاری تنظیموں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔یہ ادارے تعمیر وترقی میں پیش پیش ہیں۔ملک کی اقتصادی ترقی میں یہ تنظیمیں عوامی سطح پر کام کررہی ہیں۔ چھوٹے قرضوں کی فراہمی، پائیدار بحالی کیلئے مالی اور فنی معاونت، چھوٹے کاروبار میں امداد، فنی تربیت کا اہتمام اور گھریلو صنعت کی ترقی کیلئے یہ تنظیمیں پیش پیش ہیں۔

غیر سرکاری تنظیم (NGO) اور مفاداتی گروہ (Interest Groups) میں فرق

غیر سرکاری تنظیم اور مفاداتی گروہ میں فرق کو درجہ ذیل نکات سے واضح کیا جاسکتا ہے:

۱۔ مفاداتی گروہ غیر سرکاری تنظیموں سے ساخت، بناوٹ افعال اور فطرت کے حوالے سے مختلف ہوتے ہیں۔

۲۔ مفاداتی گروہوں میں تنخواہ دار ادارے بھی ہوتے ہیں جبکہ غیر سرکاری تنظیمیں عموماً رضاکارانہ تنظیمیں ہوتی ہیں۔

۳۔ دونوں کے منشور اور دستور میں فرق ہوتا ہے۔

NOT FOR SALE

۴۔ مفاداتی گروہ مخصوص مفادات کیلئے سرگرم ہوتے ہیں جبکہ غیر سرکاری تنظیمیں عام مفادات کیلئے سماجی خدمت کے جذبے کے ساتھ مصروف عمل ہوتی ہیں۔یعنی ایک کا مقصد مفاد اور دوسرے کا خدمت۔

۵۔ غیر سرکاری تنظیمیں مفاداتی گروہوں کی نسبت عالمی سرپرستی اور امداد کی وجہ سے زیادہ متحرک اور فعال ہوتی ہیں۔

۶۔ دونوں کا موضوع عمل مختلف ہوتا ہے۔مفاداتی گروہ ایک خاص نوعیت کے گروہ کے مفادات کیلئے مصروف عمل ہوتا ہے مثال کے طور پر ایک Teacher's Association اساتذہ کے مفادات کیلئے کام کرتی ہے جبکہ دکانداروں کی تنظیم اُن کے مخصوص مفادات کیلئے سرگرم ہوتی ہے۔ایک غیر سیاسی تنظیم عام طور پر عوامی مسائل کے ایک یا کئی خاص پہلوؤں پر کام کرتی ہے مثال کے طور پر انسانی حقوق کی آگہی، خواتین کے حقوق اور ماحولیات کا تحفظ وغیرہ۔

۷۔ مفاداتی گروہ کی کوشش ہوتی ہے کہ حکومت کے فیصلہ ساز ارکان اور اداروں تک مخصوص گروہ کے مفادات ومسائل پہنچا سکے تاکہ انہیں اپنے حق میں قانون سازی کیلئے مائل کیا جاسکے۔ہر ملک میں مفاداتی گروہ ایسے بااثر افراد اور اداروں سے مسلسل رابطے میں ہوتے ہیں۔ایک غیر سیاسی تنظیم بھی اپنے موضوعات پر قانون سازی کیلئے کام کرتی ہے لیکن ان کی زیادہ توجہ عوامی شعور کی بیداری اور آگہی پر ہوتی ہے۔مثال کے طور پر ایک غیر سرکاری تنظیم ایک جانب انسانی حقوق کو یقینی بنانے کیلئے فیصلہ ساز اداروں کو اعتماد میں لینے کی کوشش کرتی ہے تو دوسری جانب وہ عوام میں انسانی حقوق کے حوالے سے بیداری پیدا کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

۸۔ غیر سرکاری تنظیم سماجی تغیر (Social Change) کا سبب بنتی ہے۔انسانی رویوں میں تبدیلی لاتی ہے۔اس کے برعکس مفاداتی گروہ سماجی تغیر سے کوئی خاص سروکار نہیں رکھتا۔

۹۔ مفاداتی گروہ خاص پیشہ ورانہ گروہوں کے مفادات اور خوشحالی کیلئے کام کرتا ہے جبکہ غیر سرکاری تنظیم کا

NOT FOR SALE

منطقی مقصد پائیدار ترقی اور اپنی مدد آپ کے اُصول کو عملی شکل دینا ہوتا ہے۔

۱۰۔ دونوں الگ الگ قوانین کے تحت حکومت کے زیر نگرانی کام کرتے ہیں۔

۱۱۔ اکثر عالمی غیر سرکاری تنظیمیں پسماندہ اور ترقی پذیر ممالک میں زیادہ بااثر ہوتی ہیں اور حکومتی کنٹرول سے باہر ہوتی ہیں۔ جبکہ ایسے ممالک میں مفاداتی گروہ کمزور اور حکومت کی گرفت مضبوط ہوتی ہے۔

۱۲۔ مفاداتی گروہ ملکی حدود کے اندر جبکہ غیر سرکاری تنظیمیں مقامی، علاقائی، قومی اور عالمی سطح کی ہوتی ہیں۔

۱۳۔ اکثر عالمی غیر سرکاری تنظیموں کو بین الاقوامی سرپرستی حاصل ہوتی ہے لیکن مفاداتی گروہ کو غیر ملکی حمایت یا سرپرستی حاصل نہیں ہوتی۔

۱۴۔ مفاداتی گروہوں پر اپنے ارکان کا پڑتال (Check) ہوتا ہے جبکہ غیر سرکاری تنظیمیں عوام کی اس قسم کی پڑتال سے مبّرا ہوتی ہیں۔ اسکے علاوہ مفاداتی گروہ کبھی کبھی پُرتشدد راستے بھی اختیار کرتی ہیں جبکہ غیر سرکاری تنظیمیں عام طور پر پُرامن راستوں پر چلنے کی کوشش کرتی ہیں۔

شہریوں کی فلاح اور جمہوریت کیلئے سول سوسائٹی تنظیموں، مفاداتی گروہوں اور غیر سیاسی تنظیموں کا کردار

(Role of Civil Society Organizations, Interest Groups and Non Poilitical Organizations in Welfare of Citizens and Democracy)

NOT FOR SALE

کسی بھی ملک میں شہریوں کی فلاح اور جمہوریت کیلئے سول سوسائٹی تنظیموں، مفاداتی گروہوں اور غیر سیاسی تنظیموں کا کردار نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

۱۔ مسائل کی نشاندہی (Identification of Problems)

اِن اداروں کا اہم کردار یہ رہا ہے کہ اِن اداروں نے ہمیشہ اِنسانی مسائل کی نشاندہی کی ہے۔ یہ تنظیمیں

متحرک، تعلیم یافتہ اور تجربہ کار ارکان پر مشتمل ہوتی ہیں۔ یہ ارکان بڑے حساس ہوتے ہیں اور ہر چیز ا
سرگرمی پر ناقدانہ نظر رکھتے ہیں۔ یہ تنظیمیں علاقائی، صوبائی، ملکی اور یہاں تک کہ عالمی مسائل کی نشاندہی کر
ہیں اور اِن مسائل کی اہمیت اور ممکنہ خطرات سے حکومت کو خبردار کرتی ہیں۔ اِن اداروں کی توجہ ہمیشہ ایسے
مسائل پر مرکوز ہوتی ہے جو سماجی یا پھر سیاسی و جمہوری ہوں۔ جمہوریت کے کمزور پہلوؤں کی نشاندہی ک
جاتی ہے۔

۲۔ وکالت (Advocacy)

سول سوسائٹی تنظیموں، مفاداتی گروہوں اور غیر سیاسی تنظیموں کا کام صرف مسائل کی نشاندہی تک محدود نہیں بلکہ اِن کا کام مقتدر حلقوں میں اِن مسائل کے حل کی وکالت کرنا بھی ہے۔ اِن مسائل کا ذکر مجاز اِداروں اور افراد کے سامنے کیا جاتا ہے۔ مقتدر کے اَرکان کو دلائل کے ساتھ اِن مسائل کی سنگینی سے خبردار کیا جاتا ہے۔ ایسے افراد سے ملاقاتیں کی جاتی ہیں اور انہیں خطوط لکھے جاتے ہیں۔ اِن اداروں کی وکالت بہت اہم ہوتی ہے اور مجاز اِدارے انہیں نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اِن اِداروں کی بنیاد جمہوری ہوتی ہے اور جمہوریت کی ترقی کیلئے سوچتے ہیں۔

۳۔ تحاریک (Movements)

یہ تنظیمیں مقاصد کے حصول کیلئے تحاریک بھی چلاتی ہیں۔ یہ تحاریک ہمیشہ پُرامن ہوتی ہیں تاکہ پالیسی ساز لوگوں اور اِداروں کو بات سننے پر مجبور کیا جائے۔ اپنے اپنے مقاصد کو مشتہر کرنے کیلئے یہ اِدارے واک، جلوس، جلسہ، پریس کانفرنس، مذاکرے، سیمینار، ورکشاپ اور دیگر سرگرمیاں سرانجام دیتے ہیں۔ بعض اوقات یہ تنظیمیں عوامی فلاح اور جمہوری اِداروں کے اِستحکام کیلئے بہت سرگرم ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر جنرل پرویز مشرف نے جب ہنگامی حالت کا اِعلان کر کے اعلیٰ عدلیہ کے ججوں کو برطرف کیا تو سول سوسائٹی، مفاداتی گروہوں اور غیر سیاسی تنظیموں نے ایک مثالی تحریک چلا کر عدلیہ کو بحال کروایا۔ یہ اقدام عدلیہ کی آزادی کی طرف ایک مثالی کارنامہ تھا۔ ایک آزاد عدلیہ جمہوریت کی روح ہوتی ہے اور عوام کو

NOT FOR SALE

انصاف کی فراہمی یقینی بنانا ایک اہم ترین فلاحی کام ہے۔ یہ کام ان اداروں نے سرانجام دیا۔ یہ ادارے انسانی حقوق کے حوالے سے تحاریک چلاتے ہیں۔

۴۔ تربیت اور آگہی (Training and Awareness)

یہ تنظیمیں انسانی ترقی کی پائیدار سرگرمیوں اور جمہوریت کی مضبوطی کیلئے عوام کو تربیت فراہم کرتی ہیں۔ ٹی وی اور ریڈیو مذاکروں، سیمیناروں، واک، ورکشاپوں، کتابچوں، بینرز، پوسٹرز اور اشتہارات کے ذریعے عوام میں بیداری اور آگہی پیدا کرتی ہیں۔ جمہوری نظام کی کامیابی کیلئے تربیت یافتہ عوام کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ادارے سیاسی روابط، تربیت اور سیاسی شمولیت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ ان اداروں کا وجود بذاتِ خود عوامی بیداری کی نشانی ہے۔

۵۔ حکومت اور عوام کا رابطہ
(Co-ordination Between People and Government)

سول سوسائٹی تنظیمیں، مفاداتی گروہ اور غیر سیاسی تنظیمیں عوام اور حکومت کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہیں۔ عوام خود ہر بات حکومت اور حکومت ہر بات عوام تک نہیں پہنچا سکتی بلکہ یہ ادارے ایک پُل کا کردار ادا کر کے رابطے اور دو طرفہ مواصلات کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ایک بہترین فلاحی اور جمہوری معاشرہ کے قیام کیلئے رابطے ناگزیر ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ ادارے رابطے کا کردار ادا کرتے ہیں۔

۶۔ مفید تجاویز (Useful Suggestions)

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ سول سوسائٹی کی تنظیموں، مفاداتی گروہوں اور غیر سرکاری تنظیموں میں تعلیم یافتہ، تجربہ کار اور پیشہ ور لوگ کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو عوامی مسائل، حکومت کی منفی سرگرمیوں اور ناکام پہلوؤں اور جمہوریت کے کمزور اطراف کا علم ہوتا ہے۔ یہ ادارے تحقیقی انداز میں ان مسائل کے پائیدار حل کیلئے سوچتے ہیں۔ ان کا کام عوامی مسائل کو صرف حکومت تک پہنچانا نہیں بلکہ ساتھ ساتھ پالیسی متبادل

یا مناسب حل بھی پیش کرنا ہوتا ہے۔ قانون سازی کے دوران قائمہ کمیٹیاں بھی ان لوگوں کی رائے لینے کی کوشش کرتی ہیں۔ ان کی تجاویز میں وزن ہوتا ہے اور حکومت ان کی رائے کو یکسر نظر انداز نہیں کر سکتی۔

۷۔ پائیدار ترقی (Sustainable Development)

یہ ادارے جہاں بھی کام کرتے ہیں تو اس اُصول کے ساتھ کہ ترقی کا عمل پائیدار اور جاندار ہو۔ کسی ایک وقت روٹی کھلانے کی بجائے ان کی کوشش ہوتی ہے کہ ایسے فرد کو روٹی کمانے کے قابل بنایا جائے۔ یہ ادارے مسائل کی بنیاد پر توجہ مرکوز کرتے ہیں اور مسائل کو جڑ سے اُکھاڑنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کی خواہش ایسی تبدیلیاں اور ترقی ہوتی ہے کہ جس میں طویل عرصہ تک تسلسل کے ساتھ جان ہو۔

۸۔ قانونی مدد (Legal Aid)

سول سوسائٹی تنظیموں، مفاداتی گروہوں اور غیر سرکاری تنظیموں کا انسانی فلاح اور جمہوری نظام کی استحکام کیلئے ایک اہم کردار یہ ہے کہ یہ افراد، گروہوں اور دیگر کمزور اداروں کی قانونی مدد بھی کرتے ہے۔ مثال کے طور پر انصار برنی ٹرسٹ قیدیوں کی قانونی مدد کرتا ہے۔ یوں ان افراد کو بھی جمہوری نظام کے ثمرات پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

رضا کار (Volunteer)

تعریف:

رضا کار کی مختلف تعریفیں کچھ یوں کی جا سکتی ہیں:

۱۔ کوئی بھی فرد جو بغیر کسی لالچ یا ذاتی فائدہ کے کوئی اچھا کام کرے۔

۲۔ کسی کام میں شرکت کرنے والا جو قانونی طور پر اُس کام میں شرکت کیلئے پابند نہ ہو اور اُسے کسی ذاتی فائدے یا تنخواہ کی توقع نہ ہو۔

لفظ رضا کار کیلئے انگریزی میں لفظ volunteer استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے معنی ہیں 'مرضی' اور 'پسند'۔

NOT FOR SALE

لہٰذا اِسکا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ فرد جو اپنی مرضی اور پسند کے مطابق سماجی خدمات سرانجام دے اور اِسکا کوئی معاوضہ نہ لے رضا کار کہلاتا ہے۔

پاکستانی معاشرہ میں رضا کار کی اہمیت
(Importance of Volunteer in Pakistan)

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ پاکستان میں غربت، ناخواندگی اور بیروزگاری کی صورتِ حال تسلی بخش نہیں۔ آبادی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جبکہ سیاسی نظام بھی مکمل طور پر مستحکم نہیں۔ ان حالات میں پاکستان کے تقریباً اٹھارہ کروڑ عوام کے مسائل حل کرنے کیلئے حکومت شاید تنہا کچھ نہ کر سکے۔ ہمارے معاشرہ میں لاتعداد مسائل ایسے ہوتے ہیں جنہیں حکومت کے بغیر بھی حل کیا جا سکتا ہے یا اُن کے حل میں حکومت کی مدد کی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر شہر کے لوگ جمع ہو جائیں اور اپنی رضا سے بجلی چوروں کی نشاندہی شروع کریں، اُن کو سمجھائیں یا اُن کے ساتھ سماجی بائیکاٹ کریں تو بہت سے متعلقہ مسائل بھی ختم ہو سکتے ہیں۔ اگر گاؤں کے لوگ رضا کارانہ طور پر مل کر تھوڑی تھوڑی رقم جمع کر کے ایک جذبہ کے ساتھ نکاسی آب کا مسئلہ حل کریں تو بہت اچھی بات ہے۔ محلے کے نوجوانوں کو ترغیب دے کر کم از کم اپنے محلے کے راستوں اور نالیوں کو صاف کیا جا سکتا ہے۔ محلے، گاؤں یا شہر کے کسی حصے میں موجود قابل لیکن غریب طلباء و طالبات کی مدد کی جا سکتی ہے۔ اپنے علاقے میں لوگوں کو صفائی، منشیات کے کاروبار کے خلاف، ذخیرہ اندوزی کے خلاف اور اپنے دستوری حقوق سے واقفیت دلانے کیلئے رضا کارانہ طور پر آگہی اور شعور اُجاگر کرنے کے اِقدامات کئے جا سکتے ہیں۔ فری میڈیکل کیمپ لگانے کا اِہتمام کیا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات ایسے مسائل بھی ہوتے ہیں جنہیں حل کرنا قانونی طور پر رضا کاروں کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ لہٰذا ایسے حالات میں حکومت کی رضا کارانہ طور پر مدد کی جا سکتی ہے۔ مثلاً ایک پرائمری سکول میں اُستاد کی کمی ہے تو نئے اُستاد کے آنے تک وہاں رضا کارانہ طور پر پڑھایا جا سکتا ہے۔ ملک دشمن و سماج دشمن عناصر اور سرگرمیوں کی نشاندہی کی جا سکتی ہے۔

شہریوں میں یہ جذبہ ہونا چاہیئے کہ زندگی صرف پیٹ بھرنے اور عیش و عشرت کرنے کا نام نہیں بلکہ معاشرہ

NOT FOR SALE

کے کچلے ہوئے، کمزور، مایوس، محرومیت کے شکار اور مظلوم اِنسانوں کی خدمت بھی ہماری زندگی کا اولین مقصد ہونا چاہیئے۔ رضا کارانہ سرگرمیوں کیلئے جذبہ خدمتِ خلق کا ہونا ضروری ہے۔

رضا کارانہ کام کیلئے نیک خواہشات، تعمیرِ وطن کا جذبہ، خلقِ خدا کی خدمت، رضائے الٰہی کے حصول، اِحساسِ مدنیت اور خلوص کا ہونا لازمی ہے۔ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کیلئے رضا کاری بہت اہمیت کی حامل ہے اور اِسکی اشد ضرورت بھی ہے۔

مشق

1۔ درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں:

ا۔ میڈیا عوامی شعور ـــــــــ کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

۲۔ جب سیاسی ترقی ہو رہی ہو تو ساتھ ساتھ ـــــــــ ترقی بھی ہوتی ہے۔

۳۔ پریس کونسل میں ـــــــــ صحافی نمائندے شامل ہوتے ہیں۔

۴۔ انجمنوں کے عہدے دار اور ارکان عموماً رضا کار یا ـــــــــ ہوتے ہیں۔

۵۔ مفاداتی گروہ کبھی کبھی ـــــــــ راستے بھی اختیار کرتی ہیں۔

2۔ درجہ ذیل سوالات کے موزوں جواب یعنی ا، ب، ج یا د منتخب کر کے ہر سوال کے سامنے دیئے گئے خالی خانہ میں لکھیں۔

ا۔ میڈیا کی ـــــــــ ایک اہم مسئلہ ہے۔ ☐

(ا) آزادی (ب) پابندی (ج) ذرائع (د) کارکردگی

۲۔ میڈیا حکومت اور عوام کے درمیان ـــــــــ پیدا کرتا ہے۔ ☐

(ا) رابطہ (ب) جھگڑا (ج) نفرت (د) تعاون

NOT FOR SALE

۳۔ کسی ۔۔۔۔۔۔۔۔ کو میڈیا لائسنس فراہم نہیں کیا جائے گا۔

(ا) نالائق (ب) غیرملکی (ج) سیاسی شخص (د) بے روزگار

۴۔ بعض اوقات خاص قسم کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے تحفظ کیلئے گروہ بنتے ہیں۔

(ا) مفادات (ب) جلوس (ج) امداد (د) کارروائی

۵۔ پاکستان کے تقریباً اٹھارہ کروڑ عوام کے مسائل حل کرنے کیلئے ۔۔۔۔۔۔۔ شاید تنہا کچھ نہ کر سکے۔

(ا) حکومت (ب) معاشرہ (ج) خاندان (د) رضاکار

3۔ کالم ملائیں:

کالم۔الف	کالم۔ب
فلاحی	بیداری
احساس	ترقی
پیشہ ورانہ	ایڈوائس
پائیدار	گروہ
عوامی	شعور
پریس	کام
سیاسی	مدنیت

4۔ دیئے گئے جملوں میں صحیح جملوں کو صحیح اور غلط جملوں کو غلط پر نشان لگائیں:

۱۔ پابند میڈیا حقیقی تربیت نہیں کر سکتی۔ صحیح۔غلط

۲۔ ہم پاکستان میں معیاری جمہوریت قائم کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ صحیح۔غلط

NOT FOR SALE

۳۔ اخبارات کو خلاف ورزی پر بھاری اور مثالی جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ صحیح۔غلط

۴۔ پیمرا قوانین کے تحت میڈیا لائسنسوں کی فراہمی میں میرٹ کا خیال رکھا جائے گا۔ صحیح۔غلط

۵۔ نیشنل پریس ٹرسٹ کا قیام ۱۹۷۴ء میں عمل میں لایا گیا۔ صحیح۔غلط

۶۔ ریاست اور سول سوسائٹی میں کوئی خاص فرق نہیں۔ صحیح۔غلط

۷۔ غیرسرکاری تنظیمیں سماجی تغیر کا سبب بنتے ہیں۔ صحیح۔غلط

۸۔ جمہوری نظام کی کامیابی کیلئے تربیت یافتہ عوام کی ضرورت ہوتی ہے۔ صحیح۔غلط

4۔ درجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

۱۔ جمہوریت کیلئے میڈیا کیوں ضروری ہے؟

۲۔ سول سوسائٹی کی تعریف کریں؟

۳۔ کن اداروں کے مجموعہ کو سول سوسائٹی کہا جاتا ہے؟

۴۔ پائیدار ترقی سے کیا مراد ہے؟

۵۔ خدمت کے نام پر عوام کو کیسے دھوکا دیا جاتا ہے؟

5۔ درجہ ذیل سوالات کا تفصیل سے جوابات دیں:

۱۔ ذرائع ابلاغ کی تعریف کریں نیز آزاد میڈیا کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالیں؟

۲۔ پاکستان میں میڈیا پر نظر رکھنے کیلئے قوانین بیان کیجئے؟

۳۔ پاکستان میں جمہوریت کی ترقی اور مضبوطی میں میڈیا کے کردار پر ایک مضمون لکھیں؟

۴۔ غیرسرکاری تنظیم سے کیا مراد ہے۔ یہ کن کن میدانوں میں مصروف ہیں اور پاکستان میں ان کو کن کن چیلنجوں کا سامنا ہے؟

NOT FOR SALE